ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

مقدمہ ابن صلاح کے منہج واسلوب کی تشکیل اور علم مصطلح الحدیث پر اس کے اثرات: ایک تحقیقی وتنقیدی مطالعہ

Formation of the Methodology and Style of Muqaddimah Ibn al-Ṣalāḥ and Its Impact on the Development of Ḥadīth Terminology

Muhammad Hassan Raza
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, University of Gujrat.
Email. alvishah126@gmail.com

Dr. Rizwan Younas
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat.
Email. rizwan.youanas@uog.edu.pk

Abstract

The science of Ḥadīth terminology constitutes a fundamental discipline within the Islamic intellectual tradition. It provides the methodological principles through which prophetic reports are transmitted, classified, authenticated, criticized, accepted, or rejected. Although the essential concepts of this discipline had already been developed and applied by early Ḥadīth critics, these discussions remained dispersed across independent works, introductory chapters, legal writings, biographical dictionaries, and practical critical judgments. Abū ʿAmr ʿUthmān ibn ʿAbd al-Raḥmān Ibn al-Ṣalāḥ al-Shahrazūrī systematized a substantial part of this earlier legacy in his celebrated work Maʿrifat Anwāʿ ʿUlūm al-Ḥadīth, commonly known as Muqaddimah Ibn al-Ṣalāḥ. This study examines the formation of Ibn al-Ṣalāḥ's methodology, the major characteristics of his scholarly and pedagogical style, his use of earlier Ḥadīth sources, and the impact of his work on the subsequent development of Ḥadīth terminology. Employing historical, descriptive, analytical, comparative, and critical methods, the study argues that Ibn al-Ṣalāḥ was not the founder of Ḥadīth terminology in an absolute sense. His principal contribution lay in selecting, consolidating, classifying, and critically presenting a vast body of previously dispersed scholarly material. His work combined technical definitions, transmitted opinions, practical examples, legal consequences, and critical preferences within a pedagogically oriented structure. The study further demonstrates that the instructional and dictational background of the work contributed both to its accessibility and to certain structural limitations, including thematic discontinuity and occasional repetition. Nevertheless, Muqaddimah Ibn al-Ṣalāḥ became the central reference around

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

which later abridgements, versifications, commentaries, critical notes, and instructional manuals were produced. Its enduring significance lies not in its being an unquestioned or static authority, but in its role as the foundational text of a dynamic and critical scholarly tradition in Ḥadīth studies.

Keywords: *Ibn al-Ṣalāḥ; Muqaddimah Ibn al-Ṣalāḥ; Ḥadīth Terminology; Sciences of Ḥadīth; Methodology of Muḥaddithūn; Critical Notes.*

تعارف

سنت نبوی اسلامی شریعت کا بنیادی ماخذ اور قرآن مجید کی عملی تعبیر و تشریح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، تقریرات اور اوصاف کو محفوظ کرنے کے لیے محدثین نے جس وسیع علمی نظام کی بنیاد رکھی، اس کا مقصد محض روایات کو جمع کرنا نہیں تھا، بلکہ روایت کے مصادر، طرق انتقال، رواۃ کے احوال، اتصال سند، ضبط و عدالت، متن کی سلامتی، اختلاف طرق، علل خفیہ اور روایت کے قبول و رد سے متعلق نہایت دقیق اصول بھی مرتب کیے گئے۔ انہی اصول، ضوابط اور اصطلاحات کے مجموعے کو بعد کے علمی ادوار میں علم مصطلح الحدیث، اصول الحدیث یا علوم الحدیث کے عنوان سے موسوم کیا گیا۔

علم حدیث کی فضیلت اور دوسرے اسلامی علوم کے ساتھ اس کے گہرے تعلق کو امام ابن صلاح نے اپنی کتاب کے آغاز ہی میں نمایاں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

"وَإِنَّ عِلْمَ الْحَدِيثِ مِنْ أَفْضَلِ الْعُلُومِ الْفَاضِلَةِ، وَأَنْفَعِ الْفُنُونِ النَّافِعَةِ، يُحِبُّهُ ذُكُورُ الرِّجَالِ وَفُحُولُتُهُمْ، وَيُعْنَى بِهِ مُحَقِّقُو الْعُلَمَاءِ وَكُمَّلَتُهُمْ، وَهُوَ مِنْ أَكْثَرِ الْعُلُومِ تَوَلُّجًا فِي فُنُونِهَا، لَا سِيَّمَا الْفِقْهُ الَّذِي هُوَ إِنْسَانُ عُيُونِهَا".1

ترجمہ: بلاشبہ علم حدیث بہترین علوم اور نفع بخش فنون میں سے ہے۔ اسے اہل علم کے پختہ اور ممتاز افراد پسند کرتے ہیں اور محقق و کامل علما اس کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ یہ ان علوم میں سے ہے جن کا تعلق دوسرے علمی فنون کے ساتھ نہایت گہرا ہے، خصوصاً فقہ کے ساتھ، جو اسلامی علوم کی آنکھ کا نور ہے۔

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ امام ابن صلاح کے نزدیک علم حدیث کسی منفرد اور دوسرے علوم سے منقطع فنی شعبے کا نام نہیں، بلکہ یہ فقہ، اصول فقہ، تفسیر، رجال، تاریخ اور استنباط احکام سمیت متعدد علوم کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک علوم حدیث سے ناواقفیت کا نقصان صرف روایت حدیث کے میدان تک محدود نہیں رہتا، بلکہ فقہی استدلال اور علمی تصنیف میں بھی لغزش کا باعث بن سکتا ہے۔ اسی حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے وہ مزید لکھتے ہیں کہ

"وَلِذَلِكَ كَثُرَ غَلَطُ الْغَالِطِينَ مِنْهُ مِنْ مُصَنِّفِي الْفُقَهَاءِ، وَظَهَرَ الْخَلَلُ فِي كَلَامِ الْمُخِلِّينَ بِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ".2

ترجمہ: اسی بنا پر فقہا میں سے علم حدیث سے محروم مصنفین کی غلطیاں کثرت سے واقع ہوئی ہیں اور جن علما نے اس علم کے تقاضوں میں کوتاہی کی، ان کے کلام میں نقص نمایاں ہو گیا۔

یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیے کہ امام ابن صلاح سے پہلے علم حدیث کے اصول نہ تو معدوم تھے اور نہ ہی محدثین ان سے ناواقف تھے۔ ائمہ حدیث نے اپنی عملی نقد، کتب علل، کتب رجال، مقدمات حدیث، سوالات، مراسیل اور جرح و تعدیل کی تصانیف میں ان اصولوں کو استعمال کیا۔ امام شافعی نے الرسالۃ میں خبر واحد، قبول روایت اور رواۃ کی شرائط سے متعلق اصولی مباحث قائم کیے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمے میں روایت عن الضعفاء، معنعن روایت، سماع اور معاصرت سے متعلق تفصیلی گفتگو کی۔ امام ترمذی نے العلل الصغیر اور الجامع کے اصطلاحی استعمالات میں حسن، غریب اور علل حدیث سے متعلق اہم علمی سرمایہ فراہم کیا۔ بعد ازاں رامہرمزی، حاکم نیشاپوری، خطیب بغدادی اور قاضی عیاض نے مستقل کتب کے ذریعے اس علمی روایت کو مزید منظم کیا۔

اس بنا پر مقدمہ ابن صلاح کی علمی قدر کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے یہ کہنا کافی نہیں کہ امام ابن صلاح نے علم مصطلح الحدیث کو پہلی مرتبہ مدون کیا۔ یہ تعبیر تاریخی اعتبار سے مطلقاً درست نہیں، کیونکہ ان سے پہلے اس فن میں متعدد مستقل کتابیں موجود تھیں۔ ان کی اصل علمی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے سابقہ محدثین

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

کے منتشر مباحث کو وسیع استقراء، علمی انتخاب، توضیح، جمع و تطبیق اور جزوی تنقید کے ساتھ ایسی کتاب میں مرتب کیا جو بعد کے ادوار میں مصطلح الحدیث کی تدریس اور تصنیف کا مرکزی متن بن گئی۔ اسی حقیقت کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"فَجَمَعَ شَتَاتَ مَقَاصِدِهَا، وَضَمَّ إِلَيْهَا مِنْ غَيْرِهَا نُخَبًا وَفَوَائِدَ، فَاجْتَمَعَ فِي كِتَابِهِ مَا تَفَرَّقَ فِي غَيْرِهِ؛ فَلِهَذَا عَكَفَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَسَارُوا بِسَيْرِهِ، فَلَا يُحْصَى كَمْ نَاظِمٍ لَهُ وَمُخْتَصِرٍ، وَمُسْتَدْرِكٍ عَلَيْهِ وَمُقْتَصِرٍ، وَمُعَارِضٍ لَهُ وَمُنْتَصِرٍ".3

ترجمہ: انہوں نے سابقہ کتابوں کے منتشر مقاصد کو جمع کیا، ان کے ساتھ دوسری کتابوں سے منتخب فوائد شامل کیے، یوں ان کی کتاب میں وہ مواد یکجا ہو گیا جو دوسری کتابوں میں متفرق تھا۔ اسی وجہ سے اہل علم اس کتاب کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے طریق پر چلے؛ چنانچہ اس کی نظم، اختصار، استدراک، معارضہ اور دفاع کرنے والوں کی تعداد شمار نہیں کی جا سکتی۔

یہی جامعیت، تنظیم اور علمی اثر پذیری مقدمہ ابن صلاح کو علم مصطلح الحدیث کی تاریخ میں ایک مرکزی اور فیصلہ کن تصنیف کی حیثیت عطا کرتی ہے۔

مسئلہ تحقیق

مقدمہ ابن صلاح کی علمی حیثیت کے تعین میں دو انتہائیں پائی جاتی ہیں: ایک اسے علم مصطلح الحدیث کا نقطۂ آغاز قرار دیتی ہے، جبکہ دوسری اسے سابقہ تصانیف کا محض خلاصہ سمجھتی ہے۔ اس تحقیق کا مسئلہ یہ ہے کہ سابقہ علمی روایت، امام ابن صلاح کے تدریسی و املائی ماحول، اصطلاحی تنظیم، تنقیدی انتخاب اور بعد کے اثرات کی روشنی میں مقدمہ کی حقیقی علمی انفرادیت متعین کی جائے۔

علم مصطلح الحدیث کی تدوینی روایت اور مقدمہ ابن صلاح کا علمی پس منظر

علم مصطلح الحدیث محدثین کی عملی نقد، روایت کے تحفظ اور قبول ورد کے مسلسل علمی تجربے سے بتدریج تشکیل پایا۔ مقدمہ ابن صلاح اسی ارتقائی روایت میں سابقہ حدیثی ذخیرے کی جامع تنظیم اور منہجی تدوین کا اہم سنگ میل ہے۔

عملی اصول سے مستقل علمی فن تک

عہد صحابہ و تابعین سے روایت کی صحت، ناقل کی ثقاہت، اتصال سند، ضبط، حفظ، اختلاف طرق اور علل خفیہ سے متعلق اصول عملی طور پر برتے جاتے رہے۔ ابتدائی محدثین کے ہاں یہ اصول مجرد تعریفات کے بجائے قبول ورد، جرح و تعدیل اور اسانید کے تقابل کی صورت میں ظاہر ہوئے۔

اس علم کی تدوین تین مراحل سے گزری: پہلے مرحلے میں اصول عملی نقد حدیث کے ضمن میں موجود تھے، دوسرے مرحلے میں وہ فقہ، اصول، جوامع حدیث اور کتب علل میں نظری مباحث بنے، جبکہ تیسرے مرحلے میں مستقل تصانیف سامنے آئیں اور امام ابن صلاح نے انہیں جامع تدریسی نظام میں مرتب کیا۔

امام شافعی اور اصول قبول روایت

امام شافعی نے خبر واحد کی حجیت کے لیے راوی کی عدالت، صدق، فہم، ضبط اور اتصال سند کو بنیادی شرائط قرار دیا۔ ان کی یہ بحث بعد میں حدیث صحیح کی اصطلاحی تعریف کی بنیاد بنی۔

"وَلَا تَقُومُ الْحُجَّةُ بِخَبَرِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَجْمَعَ أُمُورًا: مِنْهَا أَنْ يَكُونَ مَنْ حَدَّثَ بِهِ ثِقَةً فِي دِينِهِ، مَعْرُوفًا بِالصِّدْقِ فِي حَدِيثِهِ، عَاقِلًا لِمَا يُحَدِّثُ بِهِ، عَالِمًا بِمَا يُحِيلُ مَعَانِيَ الْحَدِيثِ مِنَ اللَّفْظِ، وَأَنْ يَكُونَ مِمَّنْ يُؤَدِّي الْحَدِيثَ بِحُرُوفِهِ كَمَا سَمِعَ".4

ترجمہ: خبر خاص اس وقت تک حجت نہیں بنتی جب تک اس کا راوی دین میں قابل اعتماد، حدیث میں معروف بالصدق، روایت کو سمجھنے والا، الفاظ کے تغیر سے مفہوم میں پیدا ہونے والی تبدیلی سے واقف اور حدیث کو اسی طرح ادا کرنے والا نہ ہو جیسے اس نے سنی ہو۔

"وَيَكُونُ هَكَذَا مَنْ فَوْقَهُ مِمَّنْ حَدَّثَهُ، حَتَّى يُنْتَهَى بِالْحَدِيثِ مَوْصُولًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ترجمہ: سند کے تمام راویوں میں بھی یہی اوصاف موجود ہوں، یہاں تک کہ حدیث متصل طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جائے۔

امام شافعی نے خبر واحد کی قبولیت کا معیار بیان کیا، جبکہ امام ابن صلاح نے انہی اصولوں کو حدیث صحیح کی تعریف میں یکجا کیا۔

امام مسلم اور روایت کے انتخاب و نقد کا اصول

امام مسلم نے صحیح و سقیم روایات اور ثقہ و متہم ناقلین میں امتیاز کو محدث کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا۔

"وَاعْلَمْ، وَفَّقَكَ اللهُ تَعَالَى، أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيمِهَا، وَثِقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِينَ، أَلَّا يَرْوِيَ مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ، وَالسَّتَارَةَ فِي نَاقِلِيهِ".5

ترجمہ: جو شخص صحیح و سقیم روایات اور ثقہ و متہم ناقلین میں امتیاز کر سکتا ہو، اس پر لازم ہے کہ صرف وہی روایت بیان کرے جس کے مآخذ کی صحت اور ناقلین کی دیانت واضح ہو۔

امام مسلم کے مقدمے میں نظری اصول اور عملی نقد حدیث یکجا ہیں۔ انہی مباحث کو امام ابن صلاح نے بعد میں منظم اصطلاحی انواع میں پیش کیا۔

امام ترمذی اور اصطلاحات کے عملی استعمالات

امام ترمذی نے اصطلاحات حدیث کو روایات پر عملی حکم لگانے اور ان کے درجے کی تعیین کے لیے استعمال کیا، خصوصاً حدیث حسن کی توضیح بعد کی اصطلاحی تدوین کے لیے بنیاد بنی۔

"وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ، فَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِهِ حُسْنَ إِسْنَادِهِ عِنْدَنَا: كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوَى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ، وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًّا، وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذَاكَ، فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ".6

ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں جس حدیث کو حسن کہا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہو، اس میں کوئی راوی متہم بالکذب نہ ہو، روایت شاذ نہ ہو اور اسی مفہوم کی روایت دوسرے طریق سے بھی منقول ہو۔

امام ترمذی کی اصطلاحی زبان عملی تخریج سے پیدا ہوئی، جبکہ امام ابن صلاح نے اسے درسی و نظری تعریفات میں منتقل کیا۔

رامہرمزی اور مستقل جامع کوشش

رامہرمزی نے روایت کے ساتھ راوی کی علمی اہلیت، فہم، درایت اور آداب کو بھی علوم حدیث کا حصہ قرار دیا۔

"وَلَيْسَ لِلرَّاوِي الْمُجَرَّدِ أَنْ يَتَعَرَّضَ لِمَا لَا يَكْمُلُ لَهُ، فَإِنَّ تَرْكَهُ مَا لَا يَعْنِيهِ أَوْلَى بِهِ وَأَعْذَرُ لَه".7

ترجمہ: محض روایت نقل کرنے والے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ایسے علمی معاملات میں دخل دے جن کی صلاحیت اس میں مکمل نہ ہو۔

انہوں نے روایت و درایت، تحمل و ادا، سماع، کتابت، ضبط اور آداب محدث کو مستقل کتاب میں جمع کیا، اس لیے ان کی تصنیف علوم حدیث کی اولین جامع کوششوں میں شمار ہوتی ہے۔

حاکم نیشاپوری اور علوم حدیث کی انواع بندی

حاکم نیشاپوری نے علوم حدیث کو مستقل انواع میں تقسیم کر کے اس فن کی موضوعاتی درجہ بندی واضح کی۔ ان کی یہ ترتیب مقدمہ ابن صلاح کے لیے اہم ساختی نمونہ بنی۔

"هَذَا النَّوْعُ هُوَ الْمُعْضَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ، وَالْمُعْضَلُ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُرْسِلِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ رَجُلٍ، وَأَنَّهُ غَيْرُ الْمُرْسَلِ".8

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ترجمہ: معضل وہ روایت ہے جس میں ارسال کرنے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک سے زیادہ راوی ساقط ہوں اور یہ مرسل سے مختلف ہے۔

حاکم نے ہر نوع کے لیے عنوان، تعریف اور مثال دی، جبکہ امام ابن صلاح نے اسی منہج کو زیادہ منضبط اور تدریسی صورت دی۔

خطیب بغدادی اور قوانین روایت کی وسیع تدوین

خطیب بغدادی کی الكفاية في علم الرواية میں قبول روایت، عدالت وضبط، جرح وتعدیل، تحمل واداء، مرسل، تدلیس اور کتابت حدیث کے اصول بیان ہوئے، جبکہ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع محدث اور طالب حدیث کے آداب پر مشتمل ہے۔ انہوں نے متعدد جزوی علوم پر بھی مستقل تصانیف لکھیں۔

خطیب نے علوم حدیث کے مباحث الگ الگ تفصیلی کتابوں میں پیش کیے، جبکہ امام ابن صلاح نے انہیں ایک جامع درسی متن میں جمع اور منظم کیا۔ یوں خطیب کے ہاں تخصصی تفصیل اور ابن صلاح کے ہاں جامع تنظیم نمایاں ہے۔

قاضی عیاض اور اصول روایت وضبط سماع

قاضی عیاض کی الإلماع میں سماع، عرض، اجازت، مناولہ، مکاتبہ، وجادہ، کتابت، مقابلہ اور ضبط نسخ کے اصول منظم صورت میں موجود ہیں۔ امام ابن صلاح نے ان مباحث کو علوم حدیث کے جامع نظام میں شامل کر کے الگ اقسام اور احکام کی صورت دی۔

سابقہ ذخیرے کی مجموعی صورت اور امام ابن صلاح کا مقام

امام شافعی کے ہاں خبر واحد، عدالت، ضبط اور اتصال، امام مسلم کے ہاں صحیح وسقیم اور ثقات وضعفا، امام ترمذی کے ہاں حسن اور علل، رامہرمزی کے ہاں آداب روایت، حاکم کے ہاں انواع بندی؛ خطیب کے ہاں قوانین روایت، اور قاضی عیاض کے ہاں تحمل وسماع کے اصول پہلے سے موجود تھے۔ اس لیے امام ابن صلاح کو علم مصطلح کا مطلق بانی قرار دینا درست نہیں۔

تاہم انہیں محض خلاصہ نگار کہنا بھی درست نہیں، کیونکہ انہوں نے سابقہ علمی ذخیرے کو ایک متن میں جمع کیا، پینسٹھ انواع میں تقسیم قائم کی، اقوال میں تطبیق دی، تعریفات کی توضیح کی اور مواد کو درسی اختصار کے ساتھ مرتب کیا۔

امام ابن صلاح کا علمی وتدریسی ماحول اور مقدمہ کی تشکیل

مقدمہ ابن صلاح کے منہج اور ساخت کو سمجھنے کے لیے امام ابن صلاح کی علمی شخصیت، اسفار، تدریسی تجربے اور کتاب کے املائی پس منظر کا مطالعہ ضروری ہے۔ انہی عوامل نے کتاب کی جامعیت، موضوعاتی تنوع اور تدریسی اسلوب کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔

کثیر الجہت علمی شخصیت

امام ابن صلاح کی علمی شخصیت صرف حدیث تک محدود نہیں تھی، بلکہ تفسیر، فقہ، اسماالرجال، لغت اور دیگر علوم میں بھی انہیں نمایاں مقام حاصل تھا۔ یہی علمی جامعیت مقدمہ ابن صلاح کے وسیع موضوعاتی دائرے کی بنیاد بنی۔ ابن خلکان لکھتے ہیں:

"كَانَ أَحَدَ فُضَلَاءِ عَصْرِهِ فِي التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَأَسْمَاءِ الرِّجَالِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِعِلْمِ الْحَدِيثِ وَنَقْلِ اللُّغَةِ، وَكَانَتْ لَهُ مُشَارَكَةٌ فِي فُنُونٍ عَدِيدَةٍ".9

ترجمہ: وہ اپنے عہد کے ممتاز اہل علم میں سے تھے؛ تفسیر، حدیث، فقہ، اسماالرجال، علوم حدیث اور لغت میں انہیں نمایاں مقام حاصل تھا، اور متعدد علوم میں ان کی شرکت تھی۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

یہ علمی تنوع کتاب میں حدیث کی اقسام، رجال، اسما، القاب، انساب، تحمل و ادا، کتابت اور آداب روایت جیسے مباحث کی صورت میں نمایاں ہوا۔

علمی اسفار اور مختلف مراکز سے استفادہ

امام ابن صلاح نے موصل، بغداد، ہمدان، نیشاپور، مرو، حلب، حران اور دمشق کے علمی حلقوں سے استفادہ کیا۔ ان اسفار نے انہیں مختلف حدیثی و فقہی رجحانات، اسانید، نسخوں اور اصطلاحی استعمالات سے واقف کیا۔ اسی لیے مقدمہ کسی ایک مقامی روایت کے بجائے وسیع اسلامی حدیثی سرمایے کا جامع عکس ہے۔

تدریسی تجربہ اور تصنیفی پختگی

امام ابن صلاح نے مدرسہ صلاحیہ، رواحیہ، شامیہ اور دار الحدیث الاشرفیہ میں تدریس کی۔ اس تجربے نے انہیں علمی مواد کو تعریف، مثال، حکم، اختلاف، فائدہ اور تنبیہ کی صورت میں منظم کرنے کی صلاحیت دی۔

"فَحِينَ كَادَ الْبَاحِثُ عَنْ مُشْكِلِهِ لَا يُلْفِي لَهُ كَاشِفًا، وَالسَّائِلُ عَنْ عِلْمِهِ لَا يَلْقَى بِهِ عَارِفًا، مَنَّ اللهُ الْكَرِيمُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ بِكِتَابِ مَعْرِفَةِ أَنْوَاعِ عِلْمِ الْحَدِيثِ هَذَا".10

ترجمہ: جب اس علم کے مشکل مسائل کی تحقیق کرنے والا ایسا شخص نہ پاتا تھا جو ان مشکلات کو کھول سکے، اور سوال کرنے والے کو اس فن کا ماہر میسر نہ آتا تھا، تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے مجھ پر معرفۃ أنواع علم الحدیث کی تصنیف کا احسان فرمایا۔

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ کتاب کی تصنیف کا بنیادی محرک دقیق حدیثی مسائل کی توضیح اور تدریسی ضرورت تھا۔

دار الحدیث الاشرفیہ اور ادارہ جاتی تناظر

دار الحدیث الاشرفیہ دمشق میں حدیث کی تدریس، سماع اور متخصص طلبہ کی تربیت کا اہم مرکز تھا۔ اس کی اولین مشیخت امام ابن صلاح کو ملنا ان کے علمی مقام کی دلیل ہے۔ مقدمہ اسی ماحول میں تدریس و املاء کے ذریعے تشکیل پایا، اس لیے اسے ایک منظم حدیثی نصاب بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

املائی اور تدریسی تشکیل

مقدمہ ابن صلاح مختلف مجالس میں املاء ہوا، اسی لیے اس میں بعض مقامات پر تکرار اور موضوعاتی عدم تسلسل پایا جاتا ہے۔ متن میں اعلم، قلت، فائدۃ، تنبیہ، تفریع، وفي هذا نظر اور هذا هو الصحيح جیسی تعبیرات اس کے تدریسی پس منظر کی نشان دہی کرتی ہیں۔

کتاب کا نام، انواع کی تعداد اور عمومی ترتیب

کتاب کا اصل نام معرفۃ أنواع علم الحدیث یا معرفۃ أنواع علوم الحدیث ہے، جبکہ مقدمہ ابن صلاح اس کا معروف نام ہے۔ معروف ترتیب پینسٹھ انواع پر مشتمل ہے، جن میں حدیث کی اقسام، اتصال و انقطاع، علل، تحمل و ادا، کتابت، رواۃ، طبقات، اسما، کنی، القاب، انساب اور اوطان کے مباحث شامل ہیں۔

کتاب میں عمومی موضوعاتی ترتیب موجود ہے، تاہم املائی تشکیل کے باعث تمام انواع مکمل منطقی تسلسل کی پابند نہیں۔ اس لیے اسے عمومی تنظیم اور جزوی املائی عدم تسلسل کا امتزاج کہنا زیادہ درست ہے۔

بنیادی مصادر اور استفادے کا طریق

امام ابن صلاح نے رامہرمزی کی المحدث الفاصل، حاکم کی معرفۃ علوم الحدیث، خطیب بغدادی کی الکفایۃ اور الجامع، قاضی عیاض کی الإلماع، مقدمہ صحیح مسلم، علل ترمذی اور کتب رجال و اصول سے استفادہ کیا۔

"وَاعْتَنَى فِي تَصْنِيفِهِ بِتَصَانِيفِ الْخَطِيبِ الْمُتَفَرِّقَةِ، فَجَمَعَ شَتَاتَ مَقَاصِدِهَا، وَضَمَّ إِلَيْهَا مِنْ غَيْرِهَا نُخَبًا وَفَوَائِدَ، فَاجْتَمَعَ فِي كِتَابِهِ مَا تَفَرَّقَ فِي غَيْرِهِ".

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ترجمہ: انہوں نے خطیب بغدادی کی متفرق کتابوں کا خصوصی اہتمام کیا، ان کے منتشر مقاصد کو جمع کیا اور دوسری کتابوں سے منتخب فوائد شامل کیے، یوں ان کی کتاب میں وہ مواد یکجا ہو گیا جو دوسری کتابوں میں بکھرا ہوا تھا۔

امام ابن صلاح نے مصادر سے کبھی براہ راست نقل، کبھی خلاصہ، کبھی اقوال کی جمع و تطبیق اور کبھی استدراک و نئی تقسیم کے ذریعے استفادہ کیا۔ یہی منہجی تنوع مقدمہ کو محض تلخیص کے بجائے مستقل علمی تدوین بناتا ہے۔

مقدمہ ابن صلاح کے منہج کی بنیادی خصوصیات

مقدمہ ابن صلاح کے منہج کی بنیادی خصوصیات میں سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ انہوں نے علوم حدیث کے منتشر مباحث کو باقاعدہ علمی اکائیوں میں تقسیم کر کے ایک منظم تدریسی ساخت فراہم کی۔ اسی اصول کے تحت ہر نوع کو الگ عنوان، تعریف اور دائرۂ بحث کے ساتھ پیش کیا گیا۔

علوم حدیث کو مستقل انواع میں تقسیم کرنا

مقدمہ ابن صلاح کے منہج کی سب سے نمایاں خصوصیت علوم حدیث کے وسیع اور منتشر مباحث کو مستقل انواع میں مرتب کرنا ہے۔ ہر نوع کسی خاص اصطلاح، علمی مسئلے یا مہارت کی نمائندگی کرتی ہے۔ صحیح قبول روایت کی اعلیٰ قسم، مرسل انقطاع سند کی خاص صورت، معلل نقد حدیث کی دقیق جہت اور مؤتلف و مختلف رواۃ کے ناموں میں اشتباہ سے حفاظت کا فن ہے۔

یہ تقسیم حاکم نیشاپوری کی انواع بندی اور خطیب بغدادی کے جزوی علوم سے فائدہ اٹھاتی ہے، مگر امام ابن صلاح نے انہیں ایک جامع درسی کتاب میں یکجا کیا۔ پینسٹھ کی تعداد آخری اور توقیفی نہیں، بعض ذیلی علوم ایک نوع کے تحت اور بعض محدود مباحث مستقل نوع کی صورت میں آئے ہیں۔ اصل خدمت قابل تدریس علمی وحدتیں قائم کرنا ہے۔

بنیادی اصطلاحات سے بحث کا آغاز

"أَمَّا الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ: فَهُوَ الْحَدِيثُ الْمُسْنَدُ الَّذِي يَتَّصِلُ إِسْنَادُهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ الضَّابِطِ عَنِ الْعَدْلِ الضَّابِطِ إِلَى مُنْتَهَاهُ، وَلَا يَكُونُ شَاذًّا وَلَا مُعَلَّلًا".11

ترجمہ: حدیث صحیح وہ مسند حدیث ہے جس کی سند ابتدا سے انتہا تک ایسے عادل اور ضابط راویوں کی روایت سے متصل ہو جو اپنے جیسے عادل اور ضابط راویوں سے اسے نقل کریں اور وہ نہ شاذ ہو اور نہ معلل۔

اس تعریف میں اتصال سند، عدالت، ضبط، عدم شذوذ اور عدم علت کو یکجا کیا گیا ہے۔ یہ متقدم محدثین کے کئی صدیوں کے عملی نقد کا جامع خلاصہ ہے۔ امام ابن صلاح تعریف کے بعد صحیحین، مراتب صحت، مستدرکات، صحیح احادیث کے احکام اور تلقی امت جیسے فروع بھی بیان کرتے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک تعریف اپنے عملی نتائج کے بغیر مکمل نہیں۔

تعریف، مثال، حکم اور متعلقہ مسائل کا امتزاج

امام ابن صلاح کسی اصطلاح کو محض نظری تعریف کے طور پر پیش نہیں کرتے۔ عموماً پہلے تعریف، پھر توضیح یا مثال، اس کے بعد حکم اور آخر میں متعلقہ اختلافات یا فروع بیان کیے جاتے ہیں۔ حدیث مرسل کی بحث میں محدثین کے معروف استعمال، فقہا و اصولیین کے وسیع مفہوم، حجیت کے اقوال اور مخصوص صورتوں کے احکام اسی ترتیب سے آتے ہیں۔

"اِعْلَمْ أَنَّ مَعْرِفَةَ عِلَلِ الْحَدِيثِ مِنْ أَجَلِّ عُلُومِ الْحَدِيثِ وَأَدَقِّهَا وَأَشْرَفِهَا، وَإِنَّمَا يَضْطَلِعُ بِذَلِكَ أَهْلُ الْحِفْظِ وَالْخِبْرَةِ وَالْفَهْمِ الثَّاقِبِ".12

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ترجمہ: جان لیجیے کہ علل حدیث کی معرفت علوم حدیث کے بلند ترین، دقیق ترین اور معزز ترین علوم میں سے ہے، اور اس کی ذمہ داری وہی اہل علم اٹھا سکتے ہیں جو وسیع حفظ، تجربے اور گہری فہم کے حامل ہوں۔

یہ عبارت اصطلاح کی تعریف سے آگے بڑھ کر علم کی ماہیت، نزاکت اور اہل نقد کی اہلیت واضح کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن صلاح کا منہج صرف تعریفات کی تدوین نہیں، بلکہ علمی مہارتوں اور مناہج نقد کی شناخت بھی ہے۔

متقدمین کے اقوال کی جمع اور صریح نسبت

امام ابن صلاح کسی مسئلے میں متعدد ائمہ کے اقوال جمع کرتے ہیں۔ حدیث حسن میں خطابی اور ترمذی، شاذ میں شافعی اور حاکم، مرسل میں محدثین، فقہا اور اصولیین کے استعمالات کا تقابل اسی منہج کی مثال ہے۔ اس سے اصطلاح کا تاریخی تنوع، مختلف علمی مکاتب اور مصنف کی ترجیح کا سیاق واضح ہوتا ہے۔

وہ اقوال کو قال الشافعي، قال الحاكم، قال الخطيب، قال أبو عيسى الترمذي اور حكى القاضي عياض جیسی صریح نسبتوں سے نقل کرتے ہیں۔ جب اپنی رائے پیش کرتے ہیں تو قلت کہتے ہیں۔ یوں اصل قول اور مصنف کا تجزیہ الگ رہتا ہے، جو علمی امانت کا اہم اصول ہے۔

جمع و تطبیق کا منہج

بعض اصطلاحات میں متقدمین کے اقوال بظاہر متعارض دکھائی دیتے ہیں۔ امام ابن صلاح ہر اختلاف کو حقیقی تضاد قرار نہیں دیتے، بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ آیا مختلف ائمہ نے اصطلاح کو الگ سیاق یا مختلف درجے کے لیے استعمال کیا ہے۔ حدیث حسن کی بحث میں خطابی اور ترمذی کی تعریفات کو رد کرنے کے بجائے دو صورتیں قائم کر کے دونوں کے دائرۂ اطلاق کی توضیح کی گئی۔

یہ طریق ان کی ترکیبی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے، لیکن کبھی متقدمین کے عملی اور سیاقی استعمالات کو ضرورت سے زیادہ ہم آہنگ بھی بنا سکتا ہے۔ بعض اصطلاحات کا حقیقی مفہوم صرف ان کے عملی نقدی استعمال سے سامنے آتا ہے، محض نظری تعریف سے نہیں۔

ترجیح، اختیار، استدراک اور تنقید

امام ابن صلاح صرف ناقل نہیں، بلکہ هذا هو الصحيح، وهو المختار، والأصح، وفي هذا نظر، وليس كذلك اور قلت جیسی تعبیرات سے اپنا علمی اختیار ظاہر کرتے ہیں۔

"فَإِذَا وَجَدْنَا فِيمَا يُرْوَى مِنْ أَجْزَاءِ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهَا حَدِيثًا صَحِيحَ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ نَجِدْهُ فِي أَحَدِ الصَّحِيحَيْنِ، وَلَا مَنْصُوصًا عَلَى صِحَّتِهِ فِي شَيْءٍ مِنْ مُصَنَّفَاتِ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ الْمُعْتَمَدَةِ الْمَشْهُورَةِ، فَإِنَّا لَا نَتَجَاسَرُ عَلَى جَزْمِ الْحُكْمِ بِصِحَّتِهِ".13

ترجمہ: جب ہمیں اجزائے حدیث یا دوسری کتابوں میں کوئی ایسی حدیث ملے جس کی سند بظاہر صحیح ہو، لیکن وہ صحیحین میں نہ ہو اور معتبر ائمہ حدیث کی کسی تصنیف میں اس کی صحت کی تصریح موجود نہ ہو، تو ہم اس کی صحت کا قطعی حکم لگانے کی جسارت نہیں کرتے۔

یہ ان کی واضح منہجی ترجیح ہے۔ بعد کے محدثین، بالخصوص نووی، عراقی اور ابن حجر نے اس موقف پر تعاقب کیا اور اہل ناقد کے لیے جامع تحقیق کے بعد تصحیح کا امکان تسلیم کیا۔ اس اختلاف سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ ابن صلاح نے بعد کی روایت کو محض مواد نہیں، بلکہ علمی مباحث اور تنقیدی مکالمے بھی فراہم کیے۔

مثالوں، فوائد اور تنبیہات کا استعمال

امام ابن صلاح تعریفات کے ساتھ عملی مثالیں دیتے ہیں۔ مدرج میں سند و متن کے ادراج، مقلوب میں نام یا سند کی تبدیلی، مؤتلف و مختلف میں یکساں کتابت اور مختلف تلفظ، اور متفق و مفترق میں یکساں نام رکھنے والے مختلف رواۃ کی مثالیں اصطلاح کو عملی صورت سے مربوط کرتی ہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

فائدۃ، تفریع، تنبیہ اور مسألۃ کے ذریعے وہ بنیادی تعریف کے بعد پیدا ہونے والے سوالات حل کرتے ہیں۔ حدیث صحیح کی بحث میں صحیحین کی ترجیح، شرط بخاری و مسلم، متدرکات، صحت کے مراتب، تلقی امت اور صحیح احادیث کی کلی تعداد جیسے مسائل اسی طریق سے سامنے آتے ہیں۔

علمی احتیاط

امام ابن صلاح ایسے مسائل میں جہاں قطعی فیصلہ مشکل ہو، واللہ أعلم، یظھر، یحتمل اور فیمانری جیسی تعبیرات استعمال کرتے ہیں۔ یہ علمی تواضع اور روایت پر حکم لگانے میں احتیاط کی علامت ہے۔ بعض اوقات یہی احتیاط حد سے زیادہ تحفظ کی صورت اختیار کرتی ہے، جیسا کہ متاخرین کی مستقل تصحیح کے مسئلے میں، مگر اس کے پس منظر میں پوشیدہ علت اور سابق ائمہ کی نقدی بصیرت کا احترام موجود ہے۔

مقدمہ ابن صلاح کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات

مقدمہ ابن صلاح کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات میں اس کی تدریسی اور مخاطبانہ جہت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ مصنف نے علمی مباحث کو محض معلوماتی انداز میں پیش کرنے کے بجائے ایسی زبان اختیار کی ہے جو قاری کی رہنمائی، توجہ اور فہم کو مسلسل برقرار رکھتی ہے۔

تدریسی اور مخاطبانہ اسلوب

مقدمہ کی بنیادی فضا تدریسی ہے۔ اعلم، تنبیہ، فائدۃ، قلت اور تفریع قاری کو مسلسل علمی گفتگو میں شریک رکھتے ہیں۔ مصنف محض معلومات درج نہیں کرتا، بلکہ طالب علم کو متوجہ، ممکنہ اشکال واضح اور ایک بحث سے دوسری طرف رہنمائی کرتا ہے۔

جامع مگر غیر مساوی اسلوب

کتاب موضوعاتی اعتبار سے جامع ہے، لیکن تمام انواع کی تفصیل یکساں نہیں۔ صحیح، حسن، مرسل اور تحمل حدیث پر طویل مباحث ہیں، جبکہ بعض رجالی یا محدود اصطلاحی انواع مختصر ہیں۔ یہ تفاوت علمی اہمیت، سابقہ مواد اور تدریسی ضرورت سے پیدا ہوا۔

نقلی و تحلیلی اسلوب کا امتزاج

کتاب میں متقدمین کے اقوال بکثرت ہیں، لیکن نقل کے بعد مصنف شرح، تحدید، تقابل، اشکال، تطبیق اور ترجیح پیش کرتا ہے۔ یہی امتزاج مقدمہ کو تاریخی ذخیرہ بھی بناتا ہے اور زندہ علمی تصنیف بھی۔

اصطلاحی زبان

مقدمہ کی زبان تخصصی ہے۔ شاذ، معلل، مضطرب، مدرج، مقلوب، معنعن، متصل، مرفوع، موقوف اور مقطوع جیسے الفاظ فنی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ مصنف عموماً حدود واضح کرتا ہے، مگر قاری سے سابق حدیثی واقفیت بھی فرض کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نو آموز طالب علم کے لیے استاد، شرح یا اختصار کی حاجت رہتی ہے۔

اختصار اور استطراد کا امتزاج

بعض تعریفات چند سطروں میں مکمل ہوتی ہیں، جبکہ بعض مقامات پر طویل استطراد آتا ہے۔ جہاں اصطلاح واضح ہے وہاں اختصار اور جہاں اقوال و احکام متعدد ہیں وہاں تفصیل ہے۔ تاہم بعض استطرادات اصل اور ضمنی مسئلے کی حد کو دھندلا دیتے ہیں، جس کے باعث بعد کے مصنفین نے اختصار یا اِعادۃ ترتیب کی۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

استدلالی اور تنقیدی مگر مؤدبانہ اسلوب

امام ابن صلاح اپنی ترجیحات کو سابق ائمہ کے اقوال، محدثین کے عملی تعامل، کتب حدیث کی مثالوں، اسانید و متون کے حالات اور فقہا و اصولیین کے استعمالات سے مربوط کرتے ہیں۔ اختلاف کرتے ہوئے شخصی شدت سے اجتناب اور فیہ نظر یا لیس کذلک جیسی تہذیبی تعبیرات استعمال کرتے ہیں۔

مقدمہ ابن صلاح کے منہج و اسلوب کی علمی قوتیں

1۔ سابقہ ذخیرے کی جامع تنظیم: کئی صدیوں کے منتشر حدیثی سرمایے کو ایک کتاب میں جمع کیا گیا۔

2۔ علمی روایت کا تحفظ: متقدمین کے متعدد اقوال، تعریفات، اختلافات اور مثالیں ایک مرکزی متن میں محفوظ ہوئیں۔

3۔ تدریسی معیار کی تشکیل: علوم حدیث کے لیے نسبتاً مستحکم موضوعاتی اور نصابی نقشہ قائم ہوا۔

4۔ اصطلاحات کے استقرار میں کردار: صحیح کی شرائط، حسن کی صورتیں، تحمل کے طریق اور متعدد انواع کی حدود عام درسی روایت کا حصہ بنیں۔

5۔ اختلافی روایت کا تحفظ: کتاب نے مصطلح کو مصنوعی اتفاق کے طور پر پیش نہیں کیا، بلکہ مختلف آرا محفوظ کیں۔

6۔ نقل و اجتہاد کا توازن: امام ابن صلاح متقدمین سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی ترجیح اور تنقید برقرار رکھتے ہیں۔

7۔ عملی مثالوں سے ربط: مجرد تعریفات کو اسانید، متون، رواۃ اور طرق کی مثالوں سے مربوط کیا گیا۔

8۔ بین العلوم ربط: فقہ، اصول، رجال، لغت، تاریخ، آداب اور کتابت کے مباحث علوم حدیث کے جامع نظام میں شامل ہوئے۔

مقدمہ ابن صلاح کے منہج و اسلوب پر علمی تنقید

مقدمہ ابن صلاح کی علمی اہمیت کے باوجود اس کے منہج و اسلوب کے بعض پہلو تنقیدی مطالعے کے متقاضی ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں مسئلہ کتاب کی موضوعاتی ترتیب میں پایا جانے والا جزوی عدم تسلسل ہے، جسے اس کے املائی اور تدریسی پس منظر کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے۔

ترتیب میں عدم تسلسل

مقدمہ کی معروف کمزوری مکمل منطقی ترتیب کا فقدان ہے۔ بعض قریب الموضوع انواع ایک دوسرے سے دور اور بعض غیر متجانس مباحث مسلسل آتے ہیں۔ تاہم اسے مکمل بے ترتیب کہنا درست نہیں، کیونکہ حدیث کی اقسام سے رجال و آداب تک عمومی علمی پیش رفت موجود ہے۔ زیادہ درست تعبیر جزوی موضوعاتی عدم تسلسل ہے، جس کا بڑا سبب املائی تشکیل ہے۔

تکرار

اتصال، عدالت، روایت بالمعنی، تدلیس اور بعض رجالی مسائل مختلف مناسبتوں سے دوبارہ آتے ہیں۔ اس تکرار کے اسباب علوم کا باہمی تداخل، مجلس بہ مجلس تشکیل اور تدریسی تاکید ہیں۔ ہر تکرار غیر مفید نہیں، لیکن کتاب کو آخری مرحلے میں از سر نو مرتب کیا جاتا تو بعض تکرار کم ہو سکتا تھا۔

بعض تعریفات میں جامعیت و مانعیت کا مسئلہ

حدیث صحیح میں المسند کی قید، حسن کی دو صورتیں، شاذ و منکر کی تحدید اور زیادات ثقات کے حکم پر بعد کے محدثین نے مزید تفصیل پیش کی۔ یہاں یہ اصول ملحوظ رہنا چاہیے کہ محدثین کی اصطلاحات ہمیشہ منطقی حد تام کے انداز میں تشکیل نہیں پاتیں؛ بہت سی اصطلاحات عملی نقد اور عرفی استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

متقدمین کے عملی استعمال کو نظری قالب میں ڈھالنا

متقدمین کے ہاں منکر، شاذ، معلل اور بعض دوسری تعبیرات متعدد سیاقی مفاہیم میں استعمال ہوتی تھیں۔ امام ابن صلاح نے انہیں نسبتاً مستحکم نظری تعریفات میں منظم کیا۔ یہ تدریس کے لیے مفید تھا، مگر بعض تاریخی و عملی اطلاقات تعریف سے باہر رہ گئے۔ اس لیے مقدمہ کی تعریفات کو متقدم ائمہ کے عملی احکام کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

تصحیح حدیث کے امکان کو محدود کرنا

امام ابن صلاح کا موقف تھا کہ متاخر اہل علم ایسی حدیث کی صحت پر جزم نہ کریں جسے سابق معتبر ائمہ نے صحیح نہ کہا ہو۔ نووی، عراقی اور ابن حجر نے اس پر تعاقب کیا۔ متوازن موقف یہ ہے کہ محض ظاہری سند کی بنیاد پر جلدی تصحیح درست نہیں، لیکن جامع اہلیت، تمام طرق اور علل کے استقرا کے بعد اہل ناقد کے لیے تصحیح ممکن ہے۔

بعض عمومی دعوے

بعض کتب کی صحت، اسانید کے مراتب اور تلقی امت کے اثرات سے متعلق امام ابن صلاح کے عمومی اقوال کو بعد کے محدثین نے استثنا اور تفصیل کے ساتھ قبول کیا۔ یہ صورت کسی علمی کتاب کی کمزوری سے زیادہ اس بات کی دلیل ہے کہ مقدمہ بعد کے علمی مکالمے کی بنیاد بنا۔

علم مصطلح الحدیث پر مقدمہ ابن صلاح کے اثرات

مقدمہ ابن صلاح نے علم مصطلح الحدیث کی بعد کی علمی روایت پر نہایت گہرے اور دیرپا اثرات مرتب کیے۔ اس کی جامع تنظیم، تدریسی ساخت اور اصطلاحی ترتیب نے اسے ایسا مرکزی مرجع بنا دیا جس کے گرد اختصار، شرح، نظم، استدراک اور تنقید کی متعدد علمی کاوشیں وجود میں آئیں۔

مرکزی مرجع کی حیثیت

مقدمہ ابن صلاح کے بعد علم مصطلح کی تصنیفی روایت بڑی حد تک اسی کتاب کے گرد منظم ہو گئی۔ بعد کے مصنفین کے سامنے تین بنیادی راستے تھے: اختصار، شرح و توضیح، یا استدراک و تنقید۔ متعدد منظومات اور نئی ترتیبیں انہی دائروں میں سامنے آئیں۔

امام نووی کے اختصارات

امام نووی نے إرشاد طلاب الحقائق میں مقدمہ کا اختصار کیا، پھر التقریب والتیسیر میں مزید مختصر درسی متن بنایا۔ ان اختصارات نے مقدمہ کے اثرات کو زیادہ وسیع تدریسی حلقے تک پہنچایا۔ التقریب بعد میں امام سیوطی کی تدریب الراوي کی بنیاد بنا، یوں مقدمہ کا مواد اختصار اور شرح کے ذریعے مسلسل منتقل ہوتا رہا۔14

مقدمہ ابن صلاح کے معروف اختصارات میں "إرشاد طلاب الحقائق إلى معرفة سنن خير الخلائق، التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير، المنهل الروي في مختصر علوم الحديث النبوي، الخلاصة في معرفة الحديث، اختصار علوم الحديث، المقنع في علوم الحديث، الكافي في علوم الحديث اور الشذا الفياح من علوم ابن الصلاح" شامل ہیں۔

حافظ عراقی کی منظوم و منثور خدمات

حافظ عراقی نے الفیہ میں علوم حدیث کے مباحث کو نظم کیا۔ اس نظم میں مقدمہ کا بنیادی ڈھانچہ محفوظ رہا، لیکن اضافے، اصلاحات اور ترجیحات بھی شامل ہوئیں۔ منظوم صورت نے حفظ اور تدریس میں سہولت پیدا کی۔15

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

التقیید والإیضاح میں عراقی نے مقدمہ کی مشکل، مطلق یا محتاج توضیح عبارات کی شرح، مصادر کی تخریج، اضافی مثالیں، تنقیدی استدراکات اور اصطلاحی اختلافات واضح کیے۔ یہ کتاب مقدمہ کی تردید نہیں، بلکہ اس کی علمی توسیع اور تنقیدی تکمیل ہے۔16

بدر الدین زرکشی کی نکت نگاری

زرکشی کی النکت علی مقدمة ابن الصلاح نے عبارت، مصادر، فقہی و اصولی نکات، لغوی تحقیق، تعریفات کے اعتراضات اور متبادل اقوال پر تفصیلی گفتگو کی۔ اس کتاب کا حجم ظاہر کرتا ہے کہ ایک نسبتاً مختصر درسی متن نے کتنی وسیع علمی شرح و نقد کو جنم دیا۔17

بلقینی کی محاسن الاصطلاح

سراج الدین بلقینی نے محاسن الاصطلاح وتضمین کتاب ابن الصلاح میں مقدمہ کے متن کے ساتھ اضافی فوائد، اصطلاحی توضیحات اور استدراکات شامل کیے۔ یہ خدمت اس بات کی مثال ہے کہ اثر پذیری صرف شرح اور تنقید تک محدود نہیں، بلکہ متن میں علمی اضافہ اور موضوعاتی توسیع بھی شامل ہے۔18

حافظ ابن حجر عسقلانی کی نکت

ابن حجر کی النکت علی کتاب ابن الصلاح میں امام ابن صلاح اور حافظ عراقی دونوں کے اقوال پر تفصیلی بحث، متقدم مصادر کی بازیافت، اسانید و طرق کا تقابل، تعریفات کا دقیق محاکمہ اور عملی مثالوں کی کثرت ہے۔ یہ کتاب ثابت کرتی ہے کہ مقدمہ نے بعد کے محدثین کی تخلیقی و تنقیدی صلاحیت کو محدود نہیں کیا، بلکہ تحریک دی۔19

نخبۃ الفکر اور نزھۃ النظر

نخبۃ الفکر مقدمہ ابن صلاح کا لفظی اختصار نہیں، بلکہ علم مصطلح کی نئی منطقی ترتیب ہے۔ خبر کو متواتر و آحاد، پھر مشہور، عزیز و غریب، اس کے بعد قبول و رد اور اسباب طعن کی صورت میں منظم کیا گیا۔ نزھۃ النظر نے اس ترتیب کی شرح کی۔ یہ اثر پذیری کی اعلیٰ صورت ہے، جس میں سابق موضوعاتی ذخیرہ نئی نظری ساخت اختیار کرتا ہے۔

امام سیوطی اور تدریب الراوی

تدریب الراوی براہ راست نووی کے تقریب کی شرح اور بالواسطہ مقدمہ ابن صلاح کی شرحی روایت کا حصہ ہے۔ سیوطی نے ابن صلاح، نووی، عراقی، زرکشی، بلقینی اور ابن حجر کے اقوال جمع کیے، اختلافی آرا کا تقابل، اضافی انواع اور فوائد شامل کیے۔ اس کتاب کے ذریعے مقدمہ کے اثرات جامع متاخر شرح میں منتقل ہوئے۔20

منظومات اور کتب نکت کی مستقل روایت

الفیہ عراقی اور الفیہ سیوطی نے مقدمہ کے مباحث کو منظوم تدریسی روایت کا حصہ بنایا۔ نظم نے حفظ میں سہولت دی، لیکن اختصار کے باعث شروحات کی ضرورت پیدا ہوئی۔ کتب نکت نے متن کے دقیق مقامات، مخفی اشکالات، استدراکات اور اضافی فوائد کو نمایاں کیا۔ نکت نگاری کی کثرت مقدمہ کی کمزوری نہیں، بلکہ اس کی علمی مرکزیت کی دلیل ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

تدریسی روایت پر اثر

مقدمہ یا اس کے اختصارات، منظومات اور شروحات کے ذریعے مدارس، دارالحدیث اور جامعات میں صحیح، حسن، ضعیف، اتصال، انقطاع، شذوذ، علت، تحمل و ادا، جرح و تعدیل، آداب محدث اور رجال کے موضوعات ایک مستحکم نصابی ساخت کے تحت پڑھائے جانے لگے۔ بعد کی مختصر کتب اسی وسیع روایت کے اندر واقع ہیں جسے مقدمہ نے مرکزی شکل دی۔

مقدمہ ابن صلاح کے اختصارات

"إرشاد طلاب الحقائق إلى معرفة سنن خير الخلائق، التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير، المنهج المبهج عند الاستماع لمن رغب في علوم الحديث على الاطلاع، أصول علم الحديث، الاقتراح، الملخص، رسوم التحديث، المنهل الروي، مشكاة الأنوار، الخلاصة في علوم الحديث، الكافي، الوثيقة، المختصر، مختصر شهاب الدين الأندرشي، مختصر الحافظ العلائي، الإقناع، اختصار علوم الحديث، التذكرة في علوم الحديث، المقنع في علوم الحديث، المختصر للكافيجي اور مختصر بهاء الدين الأندلسي"

مقدمہ ابن صلاح سے متعلق منظومات

أقصى الأمل والسول في علوم حديث الرسول، منظومة أبي عثمان سعيد بن أحمد التجيبي، التبصرة والتذكرة، الورد الأصفى في علم حديث المصطفى، الهداية في علم الرواية، الألفية، سلك الدرر في مصطلح أهل الأثر اور منظومة سبط العامر الطيلاوي۔

نکت، اصلاح اور استدراک پر مشتمل کتب

إصلاح كتاب ابن الصلاح، إصلاح كتاب ابن الصلاح، النكت على مقدمة ابن الصلاح، الشذا الفياح من علوم ابن الصلاح، محاسن الاصطلاح وتضمين كتاب ابن الصلاح، التقييد والإيضاح لما أطلق وأغلق من كتاب ابن الصلاح، شرح علوم الحديث اور النكت على كتاب ابن الصلاح۔

اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے دیگر منظومات اور اختصارات کا صرف ذکر کیا گیا ہے۔

جامع تحقیقی و تنقیدی تجزیہ

مقدمہ ابن صلاح کی علمی عظمت کا صحیح تعین دو انتہاؤں سے بچتے ہوئے ممکن ہے۔ پہلی انتہا انہیں علم مصطلح کا مطلق بانی قرار دے کر سابقہ روایت کو نظر انداز کرنا ہے۔ دوسری انہیں خطیب، حاکم اور دوسرے مصنفین کا محض ناقل سمجھنا ہے۔ تاریخی شواہد واضح کرتے ہیں کہ اصول پہلے سے موجود تھے، مگر امام ابن صلاح نے انہیں نئی جامع ساخت دی۔

ان کا کام چار بنیادی علمی افعال پر قائم ہے: سابقہ وسیع مواد سے مؤثر انتخاب منتشر مباحث کی تنظیم؛ اقوال کا تجزیہ، تقابل اور تطبیق اور تعریفات و دعووں پر تنقیدی استدراک۔ ان کا منہج نہ خالص نقلی ہے نہ خالص نظری وہ متقدمین کی عملی روایت اور متاخرین کی درسی اصطلاحات کے درمیان پُل ہیں۔

املائی تشکیل نے مقدمہ میں زندہ تدریسی اسلوب، وضاحت، فوائد اور تنبیہات پیدا کیں، مگر تکرار اور عدم تسلسل بھی اسی کا نتیجہ ہیں۔ بعد کے اہل علم نے مقدمہ کو جامد حجت نہیں سمجھا؛ نووی نے اختصار و اصلاح، عراقی نے شرح و استدراک، زرکشی نے توسع، بلقینی نے اضافہ، ابن حجر نے تنقید و إعادۃ ترتیب اور سیوطی نے جامع شرح کی۔

ایک ایسی کتاب جس پر مسلسل اختصار، نظم، شرح، نکت، استدراک اور إعادۃ ترتیب ہوتی رہے، وہ اپنے فن میں محض ایک تصنیف نہیں رہتی، بلکہ علمی روایت کا مرکزی متن بن جاتی ہے۔ مقدمہ ابن صلاح نے یہی مقام حاصل کیا۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

نتائج تحقیق

1۔ علم مصطلح الحدیث امام ابن صلاح سے پہلے عملی اور نظری دونوں سطحوں پر موجود تھا، اس لیے انہیں اس علم کا مطلق بانی نہیں، بلکہ سابقہ علمی ذخیرے کا جامع مدون قرار دینا زیادہ درست ہے۔

2۔ امام ابن صلاح کی اصل علمی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے امام شافعی، مسلم، ترمذی، رامہرمزی، حاکم، خطیب، قاضی عیاض اور ائمہ علل کے منتشر مباحث کو منتخب، مربوط اور تدریسی قالب میں منظم کیا۔

3۔ علوم حدیث کو پینسٹھ انواع میں تقسیم کرنے سے اس فن کو واضح موضوعاتی اور نصابی شناخت ملی اگرچہ یہ تعداد قطعی نہیں بلکہ مصنف کی تصنیفی و تدریسی درجہ بندی ہے۔

4۔ کتاب کا منہج تعریف، مثال، حکم، اختلاف، جمع و تطبیق، ترجیح اور فروع کے امتزاج پر قائم ہے، جبکہ صریح نسبت اور لفظ قلت کے ذریعے مصنف منقول قول اور اپنی رائے میں امتیاز برقرار رکھتے ہیں۔

5۔ امام ابن صلاح محض ناقل نہیں، بلکہ متعدد مقامات پر ناقد، مستدرک اور صاحب ترجیح ہیں انہوں نے بالخصوص خطیب، حاکم اور قاضی عیاض کے مواد کو مختصر، منتخب اور از سر نو منظم کیا۔

6۔ مقدمہ کی املائی و تدریسی تشکیل نے اسے مخاطبانہ، توضیحی اور زندہ علمی اسلوب عطا کیا، تاہم اسی پس منظر کے باعث بعض مقامات پر تکرار اور جزوی موضوعاتی عدم تسلسل بھی پیدا ہوا۔

7۔ کتاب کی ترتیب مکمل منطقی نہیں، لیکن اسے غیر منظم قرار دینا بھی درست نہیں اس میں عمومی موضوعاتی ربط موجود ہے، خصوصاً آغاز میں صحیح، حسن اور ضعیف کا بیان قبول و رد روایت کی مرکزیت کو ظاہر کرتا ہے۔

8۔ مقدمہ کی بعض تعریفات نے اصطلاحات حدیث کو استحکام دیا، لیکن وہ متقدمین کے تمام عملی و سیاقی استعمالات کا مکمل احاطہ نہیں کرتیں، جبکہ متاخرین کے لیے تصحیح حدیث کو محدود کرنے کا موقف بھی ضرورت سے زیادہ محتاط دکھائی دیتا ہے۔

9۔ بعد کے محدثین نے مقدمہ ابن صلاح کی غیر مشروط تقلید نہیں کی، بلکہ نووی، عراقی، زرکشی، بلقینی، ابن حجر اور سیوطی نے اختصار، شرح، نکت نگاری، تنقید اور نئی ترتیب کے ذریعے اسے مزید ترقی دی۔

10۔ مقدمہ ابن صلاح نے علم مصطلح الحدیث کو مستحکم درسی، تصنیفی اور اصطلاحی شناخت عطا کی اور اس کی حقیقی اہمیت ایک ایسے مرکزی متن کی حیثیت میں ہے جس نے مسلسل علمی مکالمے کو جنم دیا۔

سفارشات

1۔ مقدمہ ابن صلاح کے بنیادی مباحث اور اصطلاحات کا متقدم ائمہ کے عملی نقد حدیث، بالخصوص کتب علل اور تطبیقی مثالوں کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے۔

2۔ امام ابن صلاح کے مصادر کا جامع استقرائی نقشہ مرتب کیا جائے، جس میں بالخصوص خطیب بغدادی کی متفرق تصانیف اور مقدمہ ابن صلاح کے باہمی تعلق کی نشان دہی ہو۔

3۔ مقدمہ ابن صلاح کی املائی مجالس، مخطوطات، نسخوں کے زمانی اختلافات اور پینسٹھ انواع کی داخلی و موضوعاتی ترتیب پر مستقل تحقیق کی جائے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

4۔ حسن، شاذ، منکر، معلل اور زیادات ثقات جیسی اہم اصطلاحات میں امام ابن صلاح، متقدم ناقدین اور بعد کے اصحاب نکت کے مواقف کا جامع تقابلی جائزہ لیا جائے۔

5۔ اردو میں مقدمہ ابن صلاح کی ایسی تحقیقی شرح تیار کی جائے جس میں عربی متن، ترجمہ، اصل مصادر، اختلافی اقوال اور جدید تجزیہ یکجا ہو، نیز تدریس میں تعریفات کو ان کے تاریخی اور عملی پس منظر کے ساتھ پیش کیا جائے۔

خاتمہ

مقدمہ ابن صلاح اسلامی علمی روایت کی ان بنیادی تصانیف میں شمار ہوتی ہے جنہوں نے اپنے سے پہلے موجود وسیع، متنوع اور منتشر حدیثی ذخیرے کو ایسی جامع علمی ساخت عطا کی جس نے بعد کی کئی صدیوں کی تدریس، تصنیف اور تحقیق پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ امام ابن صلاح نے علم مصطلح الحدیث کو ایجاد نہیں کیا، کیونکہ اس کے بنیادی اصول، اصطلاحات اور عملی مناہج متقدم محدثین کے ہاں پہلے سے موجود تھے۔ ان کی اصل علمی عظمت اس امر میں ہے کہ انہوں نے اس منتشر سرمایے کو جمع کیا، اس میں انتخاب کیا، اصطلاحات کی توضیح کی اور اسے ایک منظم تدریسی قالب میں منتقل کر دیا۔

امام ابن صلاح نے حدیث صحیح، حسن، ضعیف، اتصال، انقطاع، شذوذ، علت، تحمل و ادا، کتابت، آداب روایت اور رجال کے متعدد مباحث کو پینسٹھ انواع میں مرتب کیا۔ یہ تقسیم اگرچہ قطعی اور حتمی نہیں، لیکن اس نے علم مصطلح الحدیث کو واضح موضوعاتی اور نصابی شناخت عطا کی۔ ان کا منہج تعریف، مثال، حکم، نقل اقوال، اختلاف، جمع و تطبیق، ترجیح، استدراک اور فروع کے امتزاج پر قائم ہے۔ اسی وجہ سے ان کی کتاب محض سابقہ اقوال کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک ایسی علمی تدوین ہے جس میں نقل، تحلیل، تنقید اور ترجیح بیک وقت جلوہ گر ہیں۔

مقدمہ کے اسلوب میں ایک مدرس کی مخاطبانہ وضاحت، ایک محدث کی احتیاط، ایک فقیہ کی استدلالی بصیرت اور ایک ناقد کی علمی جرأت یکجا نظر آتی ہے۔ اعلم، قلت، فائدۃ، تنبیہ اور في هذا نظر جیسی تعبیرات اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ مصنف صرف مواد منتقل نہیں کرتے، بلکہ طالب علم کی رہنمائی، اقوال میں امتیاز اور اپنے علمی موقف کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ یہی اسلوب کتاب کو ایک زندہ، تدریسی اور مکالماتی متن بناتا ہے۔

کتاب کی املائی تشکیل نے اس کے اسلوب کو رواں، توضیحی اور براہ راست بنایا، لیکن اسی پس منظر کے باعث بعض مقامات پر تکرار، موضوعاتی عدم تسلسل اور ترتیب کی جزوی بے قاعدگی بھی پیدا ہوئی۔ تاہم ان پہلوؤں کی وجہ سے کتاب کی مجموعی علمی تنظیم متاثر نہیں ہوتی۔ زیادہ متوازن رائے یہی ہے کہ مقدمہ میں عمومی موضوعاتی ربط موجود ہے، اگرچہ اسے جدید نصابی معیار کے مطابق مکمل منطقی ترتیب کا حامل قرار نہیں دیا جا سکتا۔

بعد کے محدثین نے مقدمہ ابن صلاح کو جامد اور ناقابل نقد متن کے طور پر قبول نہیں کیا، بلکہ اس کی شرح، تلخیص، نظم، اصلاح، تنقید اور نئی ترتیب کے ذریعے اسے مسلسل علمی مکالمے کا حصہ بنایا۔ امام نووی کے اختصارات، حافظ عراقی کی منظوم و منثور خدمات، بدر الدین زرکشی، بلقینی اور ابن حجر عسقلانی کی کتب نکت، نیز امام سیوطی کی تدریب الراوي اس علمی تعامل کی نمایاں مثالیں ہیں۔ اسی طرح نخبۃ الفکر میں مقدمہ کے موضوعاتی ذخیرے کو نئی منطقی ترتیب دینا اس امر کی دلیل ہے کہ مقدمہ نے بعد کے اہل علم کی تخلیقی و تنقیدی صلاحیت کو محدود نہیں کیا، بلکہ اسے تحریک دی۔

تحقیقی اعتبار سے متوازن نتیجہ یہ ہے کہ امام ابن صلاح نہ علم مصطلح الحدیث کے اولین موجد ہیں اور نہ محض سابقہ کتب کے ناقل۔ وہ ایک جامع مدون، مرتب، مدرس، ناقد، مستدرک اور صاحب ترجیح محدث ہیں، جنہوں نے متقدمین کے علمی ورثے کو متاخرین کے لیے ایک مستحکم تصنیفی، تدریسی اور اصطلاحی بنیاد میں

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

تبدیل کر دیا۔ ان کی کتاب کی حقیقی اہمیت صرف اس کے مندرجات میں نہیں، بلکہ اس علمی روایت میں ہے جو اس کے بعد اختصار، شرح، نکت نگاری، تنقید اور اِعادۂ ترتیب کی صورت میں مسلسل آگے بڑھتی رہی۔

اس بنا پر مقدمہ ابن صلاح کو محض ایک تاریخی کتاب کے طور پر نہیں، بلکہ علم مصطلح الحدیث کے فعال علمی مکالمے کے مرکزی متن کی حیثیت سے دیکھنا زیادہ درست ہے۔ اس نے ایک طرف سابقہ حدیثی ذخیرے کو منظم کیا، دوسری طرف بعد کے محدثین کے لیے توضیح، تنقید اور توسیع کے نئے امکانات پیدا کیے۔ یہی جامعیت، اثر پذیری اور علمی تحرک اس کتاب کو علوم حدیث کی تاریخ میں ایک منفرد اور دائمی مقام عطا کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

1۔ عثمان بن عبد الرحمن ابن الصلاح، معرفة أنواع علوم الحديث، تحقیق: نور الدین عتر، دار الفکر، دمشق، دار الفکر المعاصر، بیروت، 1986ء، ص 5۔

2۔ ابن الصلاح، معرفة أنواع علوم الحديث، ص 5۔

3۔ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر، تحقیق: نور الدین عتر، مطبعة الصباح، دمشق، 2000ء، ص 27۔

4۔ محمد بن ادریس الشافعی، الرسالة، تحقیق: احمد محمد شاکر، مكتبة الحلبي، قاہرہ، 1940ء، ص 369۔

5۔ مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوری، صحیح مسلم، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، دار إحياء التراث العربي، بیروت، بلا تاریخ، ج 1، ص 8۔

6۔ محمد بن عیسیٰ الترمذی، العلل الصغير، مطبوع ضمن سنن الترمذي، تحقیق: احمد محمد شاکر، محمد فؤاد عبد الباقی اور ابراہیم عطوہ عوض، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر، 1975ء، ج 5، ص 758۔

7۔ حسن بن عبد الرحمن الرامہرمزی، المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، تحقیق: محمد محب الدین ابوزید، دار الذخائر، قاہرہ، 2016ء، ص 556۔

8۔ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیشاپوری، معرفة علوم الحديث، تحقیق: احمد بن فارس السلوم، مكتبة المعارف، ریاض، 2010ء، ص 232۔

9۔ احمد بن محمد ابن خلکان، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، تحقیق: احسان عباس، دار صادر، بیروت، 1971ء، ج 3، ص 243۔

10۔ ابن الصلاح، معرفة أنواع علوم الحديث، ص 6۔

11۔ ابن الصلاح، معرفة أنواع علوم الحديث، ص 11۔

12۔ ابن الصلاح، معرفة أنواع علوم الحديث، ص 90۔

13۔ ابن الصلاح، معرفة أنواع علوم الحديث، ص 16۔

14۔ یحییٰ بن شرف النووی، إرشاد طلاب الحقائق إلى معرفة سنن خير الخلائق، تحقیق: نور الدین عتر، دار اليمامة، دمشق، 1991ء، ج 1، ص 102۔

15۔ عبد الرحیم بن حسین العراقی، شرح التبصرة والتذكرة، تحقیق: عبد اللطیف الہمیم اور ماہر یاسین فحل، دار الكتب العلمية، بیروت، 2002ء، ج 1، ص 109۔

16۔ عبد الرحیم بن حسین العراقی، التقييد والإيضاح لما أطلق وأغلق من كتاب ابن الصلاح، تحقیق: عبد الرحمن محمد عثمان، المكتبة السلفية، مدینہ منورہ، 1969ء، ص 22۔

17۔ محمد بن بہادر الزرکشی، النكت على مقدمة ابن الصلاح، تحقیق: زین العابدین بن محمد بلا فریج، أضواء السلف، ریاض، 1998ء، ج 1، ص 151۔

18۔ عمر بن رسلان البلقینی، محاسن الاصطلاح وتضمين كتاب ابن الصلاح، تحقیق: عائشہ عبد الرحمن بنت الشاطئ، دار المعارف، قاہرہ، 1974ء، ص 25۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

19۔ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، النکت علی کتاب ابن الصلاح، تحقیق: ربیع بن ہادی عمیر المدخلی، عمادۃ البحث العلمي، الجامعۃ الإسلامیۃ، مدینہ منورہ، 1984ء، ج1، ص98۔

20۔ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي، تحقیق: ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی، دار طیبۃ، ریاض، 2003ء، ج1، ص57۔